خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

مترجم: محمد صادق خانصاحب جونپوری

قسط-۱۳

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بعض شک کرنے والوں نے شک کیا ہے کہ قرآن میں ایک ہی مضمون کو مختلف عبارتوں میں بار بار دہرایا گیا ہے اور یہ بلاغت کے خلاف ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ کلام بلیغ وہ ہے جس میں فصاحت الفاظ کے ساتھ ساتھ، زمانے اور حالات سے ہماہنگی بھی ہو۔ اس میں شک نہیں کہ اگر کسی شخص کو کچھ بیان کرنا ہو اور اس کا اثبات اس کے لئے بہت اہم ہو، اور اس کے مخاطبین میں سے بعض اس بات کو ماننے کے قریب ہوں، لیکن مخاطبین کی اکثریت اس بات کی منکر اور مخالف ہو تو حالات کا تقاضا یہ ہے کہ وہ شخص اس بات کو متعدد صورتوں اور مختلف عناوین سے پیش کرے تا کہ آہستہ آہستہ وہ بات سامعین کے ذہن نشین ہو جائے۔

قرآن کا مسئلہ بھی اسی طرح ہے۔ جب جناب رسالت مآبؐ مبعوث برسالت ہوئے تو آں حضرتؐ کی قوم، رسالت جیسی ضروریات دین کی سخت مخالف اور منکر تھی۔ خواص اصحاب کو چھوڑ کر، شرف اسلام پر فائز ہونے والے دوسرے لوگ عقیدے میں متزلزل تھے اور اس بات کا خوف تھا کہ کہیں کفار کے بہکاوے میں آ کر مرتد نہ ہو جائیں۔ لہٰذا حق سبحانہ تعالیٰ نے بعض باتوں کا ذکر متعدد عناوین سے اور مختلف مقامات پر فرمایا ہے۔ پس یہ تکرار اور دہرانا عین بلاغت ہے نہ کہ خلاف بلاغت۔

خلاصہ یہ کہ تمام ادوار اور زمانے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ جیسا کہ اس سے قبل آپ کی خدمت میں عرض کیا جا چکا، ہندوستان میں اس سے پہلے بعض موانع کی وجہ سے نماز جمعہ جس کا وجوب از روئے قرآن و احادیث نبوی ثابت ہے اور نماز جماعت جو سنت موکدہ ہے بلکہ احتمال وجوب بھی پایا جاتا ہے، طریقہ امامیہ سے منعقد نہیں ہوئی تھی۔

لیکن اب نواب صاحب جناب سرفراز الدولہ دام اقبالہ کی ذات بابرکت کی حسین کوشش کے بدولت ظہور پذیر ہوئی۔ مگر شیعہ عوام کی اکثریت بلکہ بعض خواص بھی اس کے منکر اور مخالف ہیں اور دنیاوی مصروفیات اور مذہبی امور میں کاہلی کی وجہ سے اس حد تک خدا اور رسولؐ کے کلام سے غافل ہو گئے ہیں کہ اس امر خیر کو بدعت شمار کرتے ہیں۔ **نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔**

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر یہ حقیر کبھی کبھی نماز جمعہ کے وجوب اور نماز جماعت کی تاکید میں گواہی کے طور پر اللہ و رسول کے کلام اور اصحاب کی سیرت کا ذکر کرتا ہے تو وہ بے فایدہ اور تطویل بلا طایل کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں آہستہ آہستہ حاضرین کے ذریعہ دوسروں تک کلمات حقہ پہنچیں گے اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ اس سلسلے میں

ان کے دلوں میں موجود مخالفت اور استبعاد ختم ہو جائے گی۔ واللہ ولی التوفیق۔

اللہ تعالیٰ سورہ جمعہ، آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔

ترجمہ: اے ایمان لانے والو! جب پکارا جائے جمعہ کے دن والی نماز کے لئے تو دوڑ پڑو ذکر خدا کی طرف اور خرید و فروخت چھوڑ دو، وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

مولانا محمد باقر رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ نماز جمعہ کے سلسلے میں سورہ جمعہ میں موجود تاکید، اس بات کی دلیل ہے کہ واجب عبادتوں میں نماز جمعہ سب سے زیادہ اہم عبادت ہے۔ کہا گیا ہے کہ تمام سورہ نماز جمعہ کے سلسلے میں نازل ہوا ہے اور کسی عبادت کے لئے مکمل سورہ نہیں آیا ہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے برپا کرنے کے لئے دوسری نمازوں کے برخلاف، کوشش کرنے کا حکم دیا ہے یعنی جلدی کرو۔ اور اس کوشش کو 'فا' کے ذریعے بیان کیا ہے جو عدم تراخی پر دلالت کرتا ہے۔ اس طرح کی بہت سی باتیں بیان ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ منافقون، آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ۔

ترجمہ: اے ایمان دارو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کرے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔

مولانا محمد باقر رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض قرینے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس آیت میں ذکر سے مراد نماز جمعہ ہے۔ نماز جمعہ پر دلالت کرنے والی حدیثیں بہت ہیں۔ جب حقیقت یہ ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس شہر میں ایک لاکھ سے زاید شیعہ ہونے کے باوجود، دیدہ و دانستہ حق تعالیٰ اور جناب سید المرسلینؐ و امیر المومنینؑ کی نافرمانی کی جاتی ہے۔ غور وفکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ملعون ہر وقت بنی آدم کو فریب دینے کے درپے ہوتا ہے اور ہر شخص کو الگ الگ طریقے سے بہکا کر اس امر خیر سے روکتا ہے۔

شیطان نے بعض صاحبان ثروت و جاہ افراد کو حمیت جاہلیت اور غرور میں مبتلا کر دیا ہے۔ یعنی چونکہ نواب صاحب کی ذات بابرکت سے اس امر خیر کا ظہور ہوا ہے تو حمیت وتعصب کی وجہ سے نماز جمعہ و جماعت ادا نہیں کرتے ہیں اور اگر چہ ظاہراً اس بات کو نہیں کہتے لیکن اگر غور کریں تو اس بری خصلت کو اپنے اندر پائیں گے۔

اور بعض لوگوں کو اس خیال میں ڈال دیا ہے کہ چونکہ ماضی کے بزرگ اور سردار لوگوں نے عقل کامل رکھنے کے باوجود، اس نماز کو اس سرزمین پر ادا نہیں کیا ہے، تو یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اچھا فعل نہیں ہے۔

اور بعض لوگوں کو شیطان نے اسباب طرب وشادی کے ذریعے اس طرح مشغول کر دیا ہے کہ شب و روز نفس امارہ کی لذتوں میں پڑے رہتے ہیں۔ کبھی ریشمی اور سنہرے لباس

پہن کر فخر کرتے ہیں اور کبھی گھر کے در و دیواروں کے نقش و نگار کو دیکھ کر خود کو خوش کرتے ہیں۔ بعض اوقات مغنیہ عورتوں کی آواز سننے میں مشغول ہیں اور بعض دفعہ شاہدان نامحرم کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اس طرح کی جگہوں پر صرف کرتے ہیں اور خدا و رسول کے کلام کو مچھر کی نیش سے کمتر سمجھتے ہیں۔

وہ لوگ جو اہل ثروت نہیں ہیں بلکہ اہل علم و فہم و عقل کے طبقے سے منسلک ہیں تو ان کے اس امر خیر کو ترک کرنے کی دو اہم وجہیں ہیں۔

پہلی وجہ تعصب و عناد ہے۔ یعنی کسی کو پیش نمازی کے قابل نہیں جانتے ہیں اور شیطان نے ان کو شک و شبہہ میں ڈال دیا ہے اور ان کی یہ عصبیت اس بات سے مانع ہے کہ تحقیق کی غرض سے کسی اور سے استفسار کریں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ انھوں نے سمجھا ہے وہی حقیقت ہے اور دوسرے لوگ غلطی پر ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اصحاب تقلید ہیں لہٰذا یہ کہتے ہیں کہ جب کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف میں نماز جمعہ نہیں ہوتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز جمعہ جائز نہیں ہے۔

لیکن شیعہ عوام جانوروں کی طرح ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے لئے کسی چرواہے کی ضرورت ہے تاکہ طاقت کے ذریعے ان کو اس سعادت پر فایز کر سکے۔

یہ ہیں وہ اہم اسباب جن کی بنا پر شیعوں نے نماز جمعہ و جماعت کو ترک کر دیا ہے۔ اس لئے میرے ذہن قاصر میں یہ بات آئی کہ اختصار کے ساتھ ان اسباب کی برائی کو تحریر کروں جو کہ فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

جاننا چاہئے کہ تعصب اور جاہلی حمیت بہت ہی بری خصلت ہے اور اس کی مذمت میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

کلینی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بے شک فرشتے یہ سمجھتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ ملائکہ میں سے نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ابلیس نے اپنے دل میں موجود حمیت کو ظاہر کر دیا۔ شیطان نے کہا اے اللہ! تو نے مجھے آگ سے اور آدم کو خاک سے خلق کیا اور آگ خاک سے افضل ہے۔ لہٰذا یہ حمیت کے خلاف ہے کہ میں ان کو سجدہ کروں۔

غور کرنا چاہئے کہ جب ابلیس 'جس نے ایک روایت کے مطابق چھ ہزار سال خدا کی عبادت کی تھی، یہاں تک کہ فرشتوں کو یہ گمان ہوا کہ وہ بھی ان میں سے ہے لیکن اس کے باوجود جاہلی حمیت کی وجہ سے' مردود درگاہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں، گناہوں میں ڈوبے رہنے والوں اور نیک عمل انجام نہ دینے والوں کا کیا حشر ہوگا۔

دوسری حدیث میں آں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص شرع کے خلاف تعصب کرے یا چاہے کہ لوگ اس کے لئے تعصب کریں تو اس کی گردن میں رسی باندھ کر کھینچا جائے گا۔

امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر حمیت اپنے مالک کو جہنم میں ڈھکیل دیتی ہے سوائے جناب حمزہ بن عبدالمطلب کی حمیت کے جو ان کے اسلام لانے کا باعث ہوئی، جب کفار نے جناب سید المرسلین کے اوپر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی تھی۔

اس بری خصلت کے مفاسد، احادیث سے قطع نظر، عقلی

طور پر بھی ثابت ہیں۔ یہ خصلت اکثر اوقات علم دین کی تحصیل سے باز رکھتی ہے اور ترک واجبات اور ارتکاب محرمات کا باعث ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہندوستان میں عورتوں کے نکاح ثانی سے حمیت مانع نہ ہوتی تو زنا اس حد تک نہ پھیلتی اور اگر یہ حمیت نہ ہوتی تو نماز جمعہ و جماعت کو اکثر لوگ ترک نہ کرتے۔

اور یہ بھی حمیت ہے کہ انسان تھوڑا سا علم حاصل کر لینے کے بعد، یہ گمان کرے کہ جو کچھ اس نے سمجھا ہے وہی حقیقت ہے اور اب کسی سے پوچھنے اور استفادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ حمیت اکثر اوقات انسان کو جہل مرکب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ ان لوگوں سے سوال کرے جو اس سے زیادہ علم و فضل رکھتے ہیں۔

اسی لئے حماد بن عیسیٰ جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے خواص اصحاب میں سے تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ آداب نماز کو اچھی طرح جانتا ہے اور اسی وجہ سے حضرتؑ سے سوال نہیں کرتا ہے، ملامت کا مستحق ہو گیا۔

واقعہ کی تفصیل یوں ہے: حماد بن عیسیٰ نقل کرتے ہیں کہ جناب امام صادق علیہ السلام نے ایک روز مجھ سے فرمایا کہ نماز کو اچھی طرح پڑھتے ہو؟

میں نے کہا میں نے نماز کی کیفیت کے سلسلے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے تو کیسے نماز کو صحیح طریقے سے پڑھ نہیں سکتا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ اٹھو اور میرے سامنے نماز پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ میں اٹھا اور جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتا تھا پڑھی۔ حضرت نے فرمایا اے حماد! تم نے نماز کو صحیح نہیں پڑھا۔ تمہارے سن و سال کے آدمی سے جس کی عمر ستر سے تجاوز کر چکی ہے کتنا برا ہے کہ ایک نماز کو اس کے شرائط کے ساتھ نہ پڑھ سکے۔

راوی کہتا ہے کہ امامؑ کے تعرض آمیز خطاب سے مجھے بہت حزن و الم ہوا۔ میں نے کہا میری جان آپ پر قربان! مجھے نماز کی تعلیم دیجئے۔ جناب معصوم نماز کی تعلیم کے لئے اٹھے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ دونوں ہاتھ کو رانوں پر رکھا اور انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا۔ پائے مبارک کو تین انگلیوں کے برابر پھیلایا اور انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ اب خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ اور سورہ قل ھو اللہ احد کو ترتیل سے پڑھا۔ اس کے بعد سانس لینے کے مقدار رکے۔ پھر دونوں ہاتھ کو چہرے تک بلند کر کے اللّٰہ اکبر کہا اور رکوع میں گئے۔ پشت کو اس طرح سیدھا رکھا کہ اگر اس پر ایک قطرہ آب ڈالتے تو کسی طرف حرکت نہ کرتا اور گردن کو کھچا ہوا رکھا۔ آنکھوں کو بند کیا اور تین بار ترتیل سے **سبحان ربی العظیم و بحمدہ** کہا۔ پھر سیدھے کھڑے ہوئے اور **سمع اللہ لمن حمدہ** اور تکبیر کہی پھر ہاتھوں کو چہرے تک بلند کیا۔ اس کے بعد سجدے میں گئے اور ہاتھوں کو خم کر کے چہرے کے سامنے رکھا۔ اور تین بار **سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ** کہا۔ اور آٹھ عضو پر سجدہ کیا جس میں ناک زمین پر رکھنا سنت ہے۔ پھر سر مبارک کو سجدے سے اٹھایا۔ جب سیدھے بیٹھ گئے تو اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد بائیں ران پر بیٹھ گئے اور داہنے پیر کو بائیں پیر کے تلوے پر رکھا اور فرمایا **استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ**۔ پھر بیٹھتے وقت اللہ اکبر کہا اور دوسرے سجدے میں گئے۔ بدن کے کسی عضو کو دوسرے عضو سے مس نہیں ہونے دیا۔ پھر تشہد کے لئے بیٹھے اور ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر

ران پر رکھا۔ تشہد سے فارغ ہو کر سلام پھیرا۔

ترک نماز جمعہ و جماعت کے سلسلے میں گزرے ہوئے لوگوں کی تقلید بہت بری بات ہے۔ کیوں کہ ہر زمانے اور وقت کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ بعض اوقات مصلحت اس بات کی متقاضی ہے کہ کوئی بات ترک کردی جائے لیکن دوسرے وقت میں مصلحت اسی بات کو انجام دینے میں ہے۔ ناسخ و منسوخ اور گزشتہ انبیاء کا جہاد و گوشہ نشینی اسی پر مبنی ہے۔ اسی طرح اگر گزشتہ لوگوں نے جمعہ و جماعت کو ترک کیا ہے تو شاید اس کی وجہ شدت تقیہ رہی ہو۔ کیونکہ ہندوستان کے سارے بادشاہ سنی مذہب اور امرائے شیعہ ان کے تابع تھے اور بالفرض انھوں نے بغیر کسی عذر شرعی کے اس امر کو ترک کیا ہے تو انسان جائز الخطا ہے، لہٰذا ان کے لئے توبہ و استغفار اور خود اس واجب عمل کو ترک کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ ضلالت و گمراہی میں آباء و اجداد کی تقلید قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۷۰ میں ایسے لوگوں کی مذمت میں ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَائَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ۔

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللّٰہ نے اتارا ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے ۔چاہے ان کے باپ دادا ایسے ہوں جو کچھ سمجھتے نہ ہوں اور نہ راہ راست پر ہوں۔

نیز سورہ مائدہ، آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَائَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُونَ۔

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اس کی طرف جو اللّٰہ نے اتارا ہے اور پیغمبر کی طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کافی ہے وہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے ۔چاہے ان کے باپ دادا نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ راہ راست پر ہوں۔

مجمع البیان میں تحریر ہے کہ یہ آیت یہود کی مذمت میں نازل ہوئی ہے اور اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب سید المرسلینؐ نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔

دنیاوی مشغولیت کی وجہ سے نماز جمعہ و جماعت کو ترک کرنے کی قباحت کسی بھی دیندار عاقل پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اس چیز کی مذمت میں کیا کہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں نہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ منافقون، آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ۔

ترجمہ: اے ایمان دارو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کرے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔

اسی طرح سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۱۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا۔

ترجمہ: جنھوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے

زندگی دنیا بڑی آراستہ بنی ہوئی ہے۔

نیز سورۂ جاثیہ آیت نمبر ۳۴ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ۔

ترجمہ: اور کہا گیا کہ آج ہم تمھیں بہلاوے میں ڈالتے ہیں جس طرح تم نے بہلایا تھا اپنے اس دن کے سامنے آنے کو اور تمھارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمھارے کوئی مددگار نہیں ہے۔

ان آیتوں کے معنی ومفہوم کو سمجھنا چاہئے۔ واللہ اس آیت کا مضمون ہمارے حالات حاضرہ سے کس قدر مشابہت رکھتا ہے۔ ایسا لگتا ہے گویا یہ آیتیں ہمارے لئے خاص طور سے نازل ہوئی ہیں۔ بے شک ہمیں وہ لوگ ہیں جن کو خواہش مال و اولاد نے ذکر خدا سے باز رکھا ہے۔ ہمیں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو بازیچہ بنایا ہے۔ ہمیں وہ لوگ ہیں جن کو دنیاوی زندگی نے غرور وفریب میں مبتلا کر دیا ہے۔

کیا باپ، دادا، بھائی اور رشتہ داروں کا مرنا اور ہماری نظروں سے غائب ہونا ہماری عبرت کا سبب نہیں بن سکتا ہے۔ کیا حال ہی میں جناب وزیر الممالک نواب شجاع الدولہ مرحوم کا قوت وجاہ وکثرت اعوان کے باوجود فوت ہونا عبرت کے لئے کافی نہیں ہے؟ پالنے والے بتصدق محمد و آل محمد ہمارے چشم باطن کو روشن کر دے اور ہم سب کو توفیق دے کہ جس طرح شب وروز فکر معاش میں رہتے ہیں اسی طرح معاد و قیامت کے سلسلے میں بھی سعی وکوشش کریں۔

واما وہ لوگ جن کا ترک نماز جمعہ کے سلسلے میں مستمسک علمائے کربلائی معلیٰ اور نجف اشرف کا عمل ہے: یقین کریں کہ وہ لوگ اس بات کو صرف اس لئے کہتے ہیں کہ کوئی ان کو مورد الزام نہ ٹھہرائے اور کوئی ان کے فسق کا حکم نہ دے اور کوئی ان کے ظاہری تقوے کے بارے میں کچھ کہہ نہ سکے۔ ورنہ حقیقت میں نماز جمعہ و جماعت کو ترک کرنے کی وجہ یا تو تعصب ہے یا پھر امر دین میں تساہل و کاہلی۔ کیونکہ نماز جماعت کربلائی معلیٰ اور نجف اشرف میں متعدد مقامات پر ہوتی ہے اور اس لحاظ سے ان کو نماز جماعت بجا لانا چاہئے تھا۔ یہ لوگ اتنا نہیں جانتے کہ کربلائی معلیٰ اور نجف اشرف میں نماز جمعہ ادا نہ ہونے کی وجہ شدت تقیہ ہے۔ کیونکہ خطبہ پڑھنے اور لوگوں کے اکٹھا ہونے سے نقصان کا خوف ہے۔

آقا کے فتاویٰ جو ان کے موثق شاگردوں کے ذریعے مجھ تک پہنچے ہیں میرے سامنے ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہے اور نماز جمعہ نماز ظہر سے افضل ہے اور جس جگہ مجتہد موجود نہ ہو یا ظن مجتہد کو حجت نہ جانتے ہوں وہاں نماز جمعہ اور ظہر دونوں ادا کرنی ہوگی تاکہ بری الذمہ ہو جائیں۔ تو جناب آقا کے فتوے کے مطابق شہر لکھنؤ اور شہر فیض آباد میں جو نماز ظہر پر اکتفا کرے اس کی نماز باطل ہے اور یہ معلوم ہے کہ وہاں کے اکثر خواص یا اخباری ہیں یا مقلد۔ **(جاری)**